پسینے والے کپڑے پہن کر مسجد میں جانا

مجیب: مولانا احمد سلیم عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-2949

تاریخ اجراء: 03 صفر المظفر 1446ھ / 09 اگست 2024ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

پسینے والے کپڑے پہن کر مسجد میں جانا کیسا؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

مسلمان کا پسینہ پاک ہے اور گرمی کے موسم میں عموماً کچھ نہ کچھ پسینہ کپڑوں کو لگ جاتا ہے، لہذا عام حالت میں پسینہ کپڑوں کو لگ جانے سے مسجد میں جانا منع نہیں ہوتا، البتہ اتنی زیادہ مقدار میں پسینہ ہو کہ جس سے کپڑوں میں بدبو پیدا ہو جائے اور اس سے دوسروں کو تکلیف پہنچے، تو ایسے کپڑوں کے ساتھ مسجد جانا منع ہو گا کہ یہ مسجد کے تقدس کی خلاف ورزی اور دیگر مسلمان نمازیوں کی ایذا رسانی کا سبب ہے۔

مسجد کو پاک و صاف رکھنے کے حوالے سے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے﴿ وَ عَہِدۡنَاۤ اِلٰۤی اِبۡرٰہٖمَ وَ اِسۡمٰعِیۡلَ اَنۡ طَہِّرَا بَیۡتِیَ لِلطَّآئِفِیۡنَ وَ الۡعٰکِفِیۡنَ وَ الرُّکَّعِ السُّجُوۡدِ﴾ ترجمہ کنز العرفان: اور ہم نے ابراہیم و اسماعیل کو تاکید فرمائی کہ میرا گھر طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لیے خوب پاک صاف رکھو۔" (پارہ 1، سورۃ البقرۃ، آیت 125)

اس آیت کے تحت تفسیرِ صراط الجنان میں ہے: "اس سے معلوم ہوا کہ خانہ کعبہ اور مسجد حرام شریف کو حاجیوں، عمرہ کرنے والوں، طواف کرنے والوں، اعتکاف کرنے والوں اور نمازیوں کے لیے پاک و صاف رکھا جائے۔ یہی حکم مسجدوں کو پاک و صاف رکھنے کا ہے، وہاں گندگی اور بدبو دار چیز نہ لائی جائے۔ یہ سنت انبیاء (علیہم السلام) ہے۔ (صراط الجنان ج 1، ص 232، مکتبۃ المدینہ)

مسجد کو بدبو سے بچانے کے متعلق سنن نسائی میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "من اکل من ھذہ الشجرۃ، قال اول یوم: الثوم، ثم قال: الثوم

والبصل والكراث فلا يقربنا في مساجدنا، فان الملائكة تتاذى مما يتاذى منه الانس "ترجمہ: جو اس درخت سے کھائے (پہلے دن آپ نے لہسن کا فرمایا، پھر لہسن، پیاز اور گندنا یعنی لہسن کے مشابہ ایک بو والی سبزی کا فرمایا)، تو وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے، کیونکہ انسان جس چیز سے تکلیف محسوس کرتے ہیں، فرشتے بھی اس سے تکلیف محسوس کرتے ہیں۔ (سنن نسائی، کتاب المساجد، باب من یمنع من المسجد، ج 2، ص 43، الناشر: المطبوعات الإسلامیة - حلب)

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: "قلت: العلة اذی الملائکة واذی المسلمین ویلحق بما نص علیه في الحدیث کل ماله رائحة کریهة من الماکولات وغیرها، وانما خص الثوم هنا بالذکر، وفي غیره ایضا بالبصل والکراث لکثرة اکلهم بها" ترجمہ: میں کہتا ہوں کہ اس ممانعت کی علت ملائکہ اور مسلمانوں کو ایذا دینا ہے، اور حدیث میں جن چیزوں پر صراحت کی گئی ہے، ان کے ساتھ کھانے والی اور نہ کھانے والی ہر اس چیز کو لاحق کیا جائے گا، جو بدبودار ہو اور یہاں خاص طور پر لہسن اور دیگر احادیث میں پیاز اور گندنا کو بھی ذکر کیا گیا ہے، کیونکہ ان چیزوں کو کثرت سے کھایا جاتا ہے (ورنہ ممانعت ہر بدبو والی چیز کے ساتھ خاص ہے۔) (عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، باب ماجاء فی الثوم النیئ، ج 6، ص 146، الناشر: دار إحیاء التراث العربي - بیروت)

امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے مسجد کے قریب استنجاء خانے بنانے کے متعلق سوال ہوا، تو اس کے جواب میں ارشاد فرمایا: "مسجد کو بو سے بچانا واجب ہے، ولہذا مسجد میں مٹی کا تیل جلانا حرام، مسجد میں دیا سلائی سلگانا حرام، حتی کہ حدیث میں ارشاد ہوا: "وان یمر فیه بلحم نیئ" (یعنی مسجد میں کچا گوشت لے جانا، جائز نہیں) حالانکہ کچے گوشت کی بو بہت خفیف ہے، تو جہاں سے مسجد میں بو پہنچے وہاں تک ممانعت کی جائے گی۔۔۔ یہ خیال نہ کرو کہ اگر مسجد خالی ہے، تو اس میں کسی بو کا داخل کرنا اس وقت جائز ہو کہ کوئی آدمی نہیں جو اس سے ایذا پائے گا، ایسا نہیں، بلکہ ملائکہ بھی ایذا پاتے ہیں، اس سے جس سے ایذا پاتا ہے انسان۔ مسجد کو نجاست سے بچانا فرض ہے۔" (فتاوی رضویہ، ج 16، ص 233، 232، 231، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

سیدی امیرِ اہلسنت دامت برکاتھم العالیہ اپنے رسالے "مسجدیں خوشبو دار رکھئے" میں لکھتے ہیں: پاک بدبو چھپی ہوئی ہو جیسا کہ اکثر لوگوں کے بدن میں پسینے کی بدبو ہوتی ہے مگر لباس کے نیچے **چھپی ہوئی ہوتی ہے اور محسوس نہیں ہوتی تو اس صورت میں مسجد کے اندر جانے میں کوئی حرج نہیں**۔ اسی طرح اگر رومال میں پسینے وغیرہ کی بدبو ہے جیسا کہ گرمی میں منہ کا پسینہ پونچھنے سے اکثر ہو جاتی ہے تو **ایسا رومال مسجد کے اندر نہ نکالے**، جیب ہی میں رہنے دے، اگر

عمامہ یا ٹوپی اتارنے سے پسینے یا میل کچیل وغیرہ کی بدبو آتی ہے تو مسجد میں نہ اُتارے۔۔۔ ہر مسلمان کو اپنے منہ، بدن، رومال، لباس اور جوتی چپل وغیرہ پر غور کرتے رہنا چاہیئے کہ اس میں کہیں سے بدبو تو نہیں آرہی اور **ایسا میلا کچیلا لباس پہن کر بھی مسجد میں نہ آئیں جس سے لوگوں کو گھن آئے۔** (مسجدیں خوشبودار رکھئے، ص13، مکتبۃ المدینہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم